اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۸	۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ	۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش	۱۸ مئی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۱۳

دُنیا میں غیر معمولی مصائب و آفات کا طوفان اور جماعت احمدیہ

نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بے کار ہے
اَب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دُنیا اس وقت نہایت ہی ہولناک مصائب میں مبتلا ہے۔ ہر طرف تباہی و بربادی موںہہ کھولے چکر لگا رہی ہے۔ امن و آسائش اور راحت و آرام مفقود ہے۔ یورپ کے بعض ممالک جنگ کی خوفناک لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ اور دوسرے آنے والے مصائب کے خوف سے شدید پیچ و تاب اور گھبراہٹ میں دن گزار رہے ہیں۔ کہ نہ معلوم کس وقت آفات کا پہاڑ آ گرے جن ممالک میں جنگ جاری ہے۔ اخبار بین اصحاب بخوبی جانتے ہیں۔ کہ وہاں حشر بپا ہے۔ اشرف المخلوقات انسانوں کی لاشیں خون کے دریاؤں میں تیرتی پھرتی ہیں بڑے بڑے فلک بوس محلات۔ اور عمارات پیوند خاک ہو رہی ہیں۔ جائدادیں اور املاک تباہ ہو رہے ہیں۔ لوگ جانیں بچانے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہیں۔ خاوند کو بیوی اور بیوی کو خاوند کی خبر نہیں۔ ماں باپ بچوں سے اور بچے اُن سے جدا ہو رہے ہیں۔ بہن کو بھائی کی اور بھائی کو بہن کی خبر لینے کی مہلت نہیں۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ کا نظارہ دُنیا دیکھ رہی ہے۔ کل جو تاج و تخت کے مالک اور لاکھوں انسانوں پر حکمران تھے جن کے اشارہ پر کٹ مرنے والے ہزاروں اور لاکھوں تھے۔ آج نہایت کس مپرسی کی حالت میں اپنے وطن اور اعزہ و اقربا سے دُور غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور گزشتہ شان و شوکت کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ دُنیا میں فوری بڑے بڑے انقلابات آ رہے ہیں چشم زدن میں کچھ کا کچھ ہوتا جا رہا ہے۔ اور ابھی بہت سے انقلابات متوقع ہیں۔ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ اور کیا ہو کر رہے گا۔ لیکن حالات پر نظر ڈالنے سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قدرت نے اس لعنت کو جو مغربی تہذیب کے نام سے دُنیا پر مسلط ہو رہی۔ اور لوگوں کو مادیات میں الجھا کر خدا تعالیٰ سے غافل کئے ہوئے تھی۔ ختم کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے یورپین ممالک کی اختراعات اور ایجادات جو دُنیا کو نقش حیرت بنا رہی ہیں۔ ایک دوسری کے لئے فنا کا پیغام ثابت ہو کر رہیں گی۔ مادی قوتوں کا خاتمہ ہو جائیگا اور دُنیا محسوس کر لے گی۔ کہ ان طاقتوں اور قوتوں پر ناز بے جا ہے۔ ان پر تکیہ اور اعتماد فضول ہے۔ قیام و بقا کے لئے ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ صرف اللہ ہی کی ذات ہے جس کے فضلوں سے حقیقی اطمینان و چین اور قیام و بقا میسر آ سکتا ہے۔ بڑی سے بڑی مادی قوت بھی اس معاملہ میں بے کار ہے۔ انسانی امداد پر نظر رکھنا بے فائدہ ہے۔

یہ سب خیالات اب دُنیا میں پیدا ہونے والے ہیں۔ اور یہ کر رہیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مادیات سے توجہ ہٹ جائے گی۔ اور خدا کی طرف رُخ کیا جائیگا دنیوی اسباب کی بے حقیقی اور بے ثباتی اظہر من الشمس ہو کر رہے گی۔ پولینڈ۔ ناروے اور ہالینڈ وغیرہ کا جو عبرتناک انجام ہو چکا ہے۔ کیا اسے دیکھتے ہوئے کسی انسانی طاقت پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس وہ وقت آگیا ہے جب دُنیا پکار اُٹھے۔ کہ ؎

نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بے کار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

پس دُنیا نہایت تلخ تجربہ کے بعد مادی اسباب کی ناپائیداری سے آگاہ ہو جائے گی۔ اور خدا نے چاہا۔ تو اہل یورپ کے قلوب کی تختی مادی اثرات سے ایسی صاف ہو جائے گی۔ کہ اس پر اسلامی تعلیم نہایت آسانی سے کندہ کی جا سکے گی۔

یہ وقت جماعت احمدیہ کے لئے بھی نہایت اہم ہے۔ برطانیہ کے لئے جو خطرات ہیں۔ ان سے ہم غافل نہیں رہ سکتے۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ برطانیہ کو کوئی نقصان پہونچا۔ تو اس کا اثر ہندوستان کے مستقبل پر نہایت ہی خطرناک پڑے گا۔ اور اہل ہند کے لئے بہت الم ناک ہوگا۔ بالخصوص ہماری جماعت کے لئے بہت سی مشکلات کا پیش خیمہ ہوگا۔ دُنیا خواہ اسے

کس نام سے تعبیر کرے۔ مگر ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ حکومت برطانیہ کا آئین ایک تبلیغی جماعت کے لئے نہائت سازگار اور مناسب ہے غیب کا علم تو اللہ کو ہی ہے۔ لیکن اس وقت دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارے لئے اس سے زیادہ بہتر حکومت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہمیں اسکی کامیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا کے حضور دُعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ آنے والے انقلاب کا نتیجہ اسلام کے حق میں ہر لحاظ سے مفید ہو۔

پھر اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب انسان کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو اس کے دل میں رقت نرمی اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی نگاہ دنیوی اسباب سے اٹھ کر اپنے حقیقی ملجأ و ماویٰ یعنی خالق و مالک کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔ یہ کیفیت اس وقت اپنی پوری شدت کے ساتھ رونما ہو رہی ہے۔ جو ممالک ہٹلر کی بربریت کا براہ راست شکار ہو رہے ہیں ان کے رہنے والوں کا تو کہنا ہی کیا ان کے مصائب کی داستانیں سننے والوں کے قلوب بھی لہو ٹپکانے لگ جاتے ہیں۔ اس کیفیت سے تبلیغی لحاظ سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور جماعت کو یہ دیکھ کر کہ محض دنیا کی خاطر کس طرح جان ومال بے دریغ لٹایا جا رہا ہے۔ دین کی خاطر جانی اور مالی قربانیاں بڑھ چڑھ کر کرنی چاہئیں۔ متحارب طاقتوں کے سپاہی جنگ میں جس جوش اور اخلاص کے ساتھ قربانیاں کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے لئے بے حد سبق آموز ہیں۔ ذرا غور تو کرو ایک مادہ پرست قوم کے افراد جن کو نہ خدا پر ایمان اور نہ رسول پر یقین۔ جو نہ کسی جزا سزا کے قائل اور نہ کسی آئیندہ زندگی میں نعماء الٰہی سے بہرہ ور ہونے کے امیدوار ہیں۔ جن کا لیڈر کوئی ایسا انسان نہیں۔ کہ جسے وہ خدا تعالےٰ کا محبوب اور اس کا مقرر کردہ یقین کرتے ہوں اور جس کی اطاعت پر اپنی نجات اخروی کا مدار سمجھتے ہوں۔ جن کے سامنے کوئی بہت بڑا آئیڈیل اور مقصود نہیں اور جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ ان کی تمام جدوجہد اور سعی اسی زندگی اور ان کے ملک کی عارضی سود و بہبود تک محدود ہے۔ کس بے جگری اور علو ہمتی سے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ جو برطانوی اور فرانسیسی ہوائی جہاز دشمن کے ممالک کی خبریں لانے یا ان پر بم برسانے کے لئے جاتے ہیں وہ اپنی واپسی سے کس طرح بے نیاز ہو کر جاتے ہیں۔ غرضیکہ یہ مادہ پرست نہائت معمولی اور محدود مقاصد کے لئے ایسی شاندار قربانیاں پیش کر رہے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ غور کریں۔ تو انہیں یقیناً اپنی ذمہ داریوں کا کافی احساس ہو سکتا ہے۔ ہم لوگوں کے سامنے جو بلند و بالا مقاصد ہیں۔ اور پھر ان کے نتیجہ میں ہمارے ایمان کے مطابق جس طرح افضال اور انوار الٰہی کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ اور جو غیر محدود انعامات ہمیں ملنے والے اور غیر محدود زندگی ہمیں حاصل ہونے والی ہے۔ اس کے پیش نظر ہمیں دنیا کی ہدائت کے لئے جس بلند ہمتی اور جوش و اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔ ہر احمدی کو اس کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرض کو پہچاننا چاہیئے۔ اور بڑی فراخدلی سے وہ قربانیاں پیش کرنی چاہئیں جو موجودہ حالات میں حضرت امیر المومنین طلب فرما رہے ہیں

امتحان کشتی نوح کے متعلق ضروری اعلان

اس سے قبل یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا امتحان کشتی نوح ۲ ماہ احسان ۱۳۱۹ مطابق ۲ جون ۱۹۴۰ء بروز اتوار ہوگا۔ لیکن موجودہ جنگ عالمگیر کے پیش بیرون ہند کے احباب کے واسطے تاریخ امتحان تبدیل کی جاتی ہے۔ ان کے لئے یہ رعائت ہے کہ جب انکے پاس پرچہ امتحان پہنچے۔ اس سے ایک ہفتہ کے اندر اندر کوئی مناسب وقت معین کر کے امتحان منعقد فرمائیں۔ پرچے جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ یا سیکرٹری صاحبان کے نام بھیجے جا رہے ہیں۔

قادیان ۱۶ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق رات کے بارہ بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد کی گزشتہ رات بے آرامی سے کٹی۔ آج دوپہر کے وقت بٹالہ سے لیڈی ڈاکٹر کو بلایا گیا درد کے دورہ کی ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک بہت تکلیف رہی۔ اس وقت سکون ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بصدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب محلہ دار الفتوح کے میدان میں تحریک جدید کے متعلق اہم جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سیکرٹری صاحب نے مجلس کی رپورٹ بابت ماہ شہادت سنائی۔ پھر صاحبزادہ صاحب موصوف نے صدارتی تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب۔ مولوی دل محمد صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے علی الترتیب تحریک جدید کے مطالبات پر تقاریر فرمائیں۔ اور انہیں سرگرمی اور جوش کے ساتھ پورا کرنے کی تحریک کی۔ آخر میں جناب صدر نے مختصر تقریر کی۔ اور دُعا کے ساتھ بارہ بجے شب جلسہ ختم ہوا

جوبلی فنڈ کے بقائے جلد ادا کئے جائیں

بفضلہ تعالےٰ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی میزان ۲۰۵۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اور وصولی ۱۵۱۸۰۰ تک ہو چکی ہے۔ چونکہ بقایا جلد ادا ہو جانا چاہیئے اس لئے جن احباب کی طرف جوبلی فنڈ کا بقایا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد اپنے بقائے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ زمیندار طبقہ کے جن احباب کے ذمہ جوبلی فنڈ کا بقایا ہے۔ انہیں بھی فصل ربیع سے ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

ناظر بیت المال

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی کا انتظام کرنا چاہیئے

تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے برکات سے اب کوئی احمدی ناواقف نہیں ہو سکتا۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہر احمدی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں شریک نہ ہو۔ اور اس سلسلہ میں جو مالی قربانی کی جا رہی ہے۔ اس میں حصہ نہ لے۔ پس جو اصحاب پہلے سال سے مالی قربانی میں شریک ہیں۔ اور ہر سال کا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ انہیں سال رواں کا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کر دینا چاہیئے۔ اور اگر گزشتہ سالوں کا بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنا چاہیئے۔ یا اگر کوئی مجبوری ہو تو مزید مہلت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست دینی چاہیئے۔ اور اگر ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو۔ تو معافی کی درخواست کرنی چاہیئے۔ اب جبکہ بقایا داروں کو بذریعہ رجسٹری اطلاع دی جا چکی ہے۔ قطعاً خاموشی نہیں اختیار کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زمانہ کی شہادت

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار (درثمین)

(۱)

اخبار "اہلحدیث" (۱۰ - مئی) میں "رسوم جاہلیت" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے - جس میں بتایا گیا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت لوگوں میں کیا کیا خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں - جن کے استیصال کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے - اس ضمن میں جو بیسیوں باتیں بیان کی گئی ہیں - اور چونکہ موجودہ زمانہ میں بھی وہ تمام باتیں پائی جاتی ہیں - جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی متقاضی ہوئیں - اس لئے وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے ابھی تک محروم ہیں - انہیں غور کرنا چاہیئے - کہ جب انہی خرابیوں کو دُور کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو کیا وجہ ہے - کہ آج جبکہ پھر دُنیا ان خرابیوں میں مبتلا ہے - تو ان کو دُور کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے کوئی نبی مبعوث نہ کرے ؟

اخبار "اہلحدیث" کے جس مضمون کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے - اس میں لکھا ہے کہ

"نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبین اس وقت ہوئی - جس وقت کفر اور شرک کی زہریلی گھٹاؤں نے فضا کو مکدر کر رکھا تھا - رواج پرستی اور رسومات جاہلیہ عروج پر تھیں - کھرے اور کھوٹے کی پرکھ کے واسطے کوئی اصول اور کسوٹی موجود نہ تھی - غرضکہ ہر قسم کے اعمالِ بد دن بدن ترقی پر تھے - باوجود ان عیوب اور نقائص کے ہر ایک مذہب والا اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا - یکایک غیرتِ الٰہی جوش میں آئی - اور رحمتِ باری کا نزول ہوا - اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا پر تشریف لائے"

اس کے بعد نامہ نگار نے جن چوبیس عیوب اور خرابیوں کا ذکر کیا ہے - ان میں سے ایک یہ ہے :-

"سب سے بڑا عقیدہ ان کا یہ تھا - کہ وہ اولیاء و بزرگانِ دین کی پوجا صرف اس لئے کرتے تھے کہ وہ ان کو خدا تک پہونچائیں - اور ان کے لئے خدا کے ہاں سفارشی بن جائیں"

اب دیکھنا چاہیئے - کہ کیا یہ بات آج بھی دُنیا میں پائی جاتی ہے - یا نہیں - اس کے لئے صرف "اہلحدیث" کی ہی شہادت پیش کی جاتی ہے - اور وہ بھی اس کے طویل بیان میں سے صرف ایک بات - چنانچہ تھوڑے دن ہوئے "چودھویں صدی کا نوزائیدہ مسلمان" کے زیر عنوان "اہلحدیث" (۲۳ - فروری ۱۹۳۳ء) نے لکھا :-

"دراصل جس چیز کی بیخ کنی و بربادی کے لئے اسلام دُنیا میں آیا تھا - وُہی چیزیں آج مسلمان کے نزدیک دین یا جزوِ دین ہو گئی ہیں - بدعات کی انتہائی ترویج ہے - رسم و رواج کی روز افزوں ترقی و زیادتی ہے - فسق و فجور اور کفر یات سے دلچسپی و دلبستگی اور خرک و بدکاری کی طرف قلبی رغبت و میلان ہے - قبر پرستی - تعزیہ پرستی - پیر پرستی امام پرستی - شہید پرستی - انبیاء پرستی اور نفس پرستی و عرس اور میلاد وغیرہ مہلک اسلام چیزوں کو اصل دین - اور جزوِ ایمان بنا لیا گیا ہے"

اب غور فرمائیے - کہ کیا ایسی حالت کے باوجود امام زمان - اور مسیح موعود نبی اللہ کے مبعوث کئے جانے کا وقت نہیں آیا ؟ اگر نہیں - تو کیوں ؟

اس کے بعد دُوسری علامت یہ بتائی گئی ہے - کہ :-

"(۲) **اختلاف مذاہب** - چنانچہ فرمایا - کہ کل حزب بما لدیھم فرحون (قرآن) یعنی ہر مذہب والا اپنے طریقے پر خوش ہے اور اس طرح امُور دُنیا میں بھی مختلف تھے - اور اس کو صحیح خیال کرتے تھے"

یہ علامت بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے حقائق و معارف - اور مسائل حقہ پیش کرنے کے وقت ہر موقعہ پر مخالفین ظاہر کرتے رہتے ہیں -

پھر لکھا ہے :-

"(۳) **مخالفت امیر** - وہ امام کی فرمانبرداری کو بُرا اور عدم انقیاد کو افضل اور سمع و اطاعت کو ذلت اور رسوائی خیال کرتے ہیں - نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے امام کے جور و ظلم و ستم پر صبر کی تلقین اور سمع و اطاعت کا حکم اور امام کی خیر خواہی کرنے کے لئے فرمایا - اور بڑی سختی سے اس پر کاربند رہنے کے لئے کر رہ کر حکم فرمایا"

یہ علامت بھی پوری طرح عیاں ہے - مسلمانوں کا نہ کوئی امیر ہے - اور نہ وہ کسی کی سُننے کے لئے تیار ہیں - یوں تو سردار - امیر - اور امام کئی ایک کو بنا چکے - لیکن قیام کسی کو نصیب نہیں -

پھر لکھا ہے :-

"(۴) **تقلید** - ان کا سب سے بڑا اصُول جس پر ان کے دین کی بنیاد قائم تھی - وہ صرف تقلید تھی - جس پر تمام اگلے کافر جمع ہوئے تھے - چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا - ... اذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباءنا اولو کان الشیطان یدعوھم الیٰ عذاب السعیر (قرآن) یعنی جب ان کفار کو کہا گیا - کہ تم خدائی تعلیم کی تابعداری کرو - تو انہوں نے کہا - ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی دین پر پایا ہے - لہٰذا ہم ان کی پیروی کریں گے - اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کی طرف بلا رہا ہو - اللہ تعالےٰ نے تقلید کی تردید کرتے ہوئے غور و فکر اور تدبر سے کام لینے کو فرمایا"

ظاہر ہے - کہ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے وفاتِ مسیح عصمت انبیاء اور اجرائے نبوت وغیرہ مسائل پیش کئے جاتے ہیں - تو خود مسلمان اپنی کورانہ تقلید کے باعث ہی ان سے مونہہ پھیر لیتے ہیں - ورنہ دلائل کے رُو سے وہ اپنے آپ کو قطعاً حق بجانب ثابت نہیں کر سکتے -

پھر لکھا ہے -

"(۵) **اکثریت** - ایک بڑا اصُول ان کا یہ بھی تھا کہ ان کو اکثریت نے دھوکہ دے رکھا تھا - اور اس کو وہ صحت مذہب کی دلیل اقلیت و غربت کے بطلان پر حجت ٹھہراتے تھے - خدا نے قرآن میں بہت جگہ پر ان کی تردید فرمائی -

(۶) **احتجاج بالمتقدمین** - یعنی پہلے گزرے ہوئے لوگوں کی دلیل پکڑنا ..... یعنی ہم نے یہ مسائل اپنے پہلے باپ دادوں سے نہیں سُنے - خدا نے ان کے اقوال کو کفر میں شمار کیا"

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں بھی یہ کہا جاتا ہے - کہ ایک بڑا حصہ مسلمانوں کا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کا قائل اور انقطاع نبوت وغیرہ کا معتقد ہے - اس لئے ہم اس اجماعی عقیدہ کو کیونکر ترک کر سکتے ہیں - غرض آج ان تمام علامتوں کا موجود ہونا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت پائی جاتی تھیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے (باقی)

ویدوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی پیشگوئی

اور

ایک معزز ہندو دوست کا اعتراف

گزشتہ پرچہ میں میں نے اپنے بعض مضامین اور لیکچروں کے ذریعہ یہ ثابت کیا تھا۔ کہ ویدوں میں ایک رشی کی آمد کا ذکر ہے۔ جس کی اور علامات کے علاوہ دو علامتیں یہ بھی وید نے بتائی ہیں۔ کہ اس کا نام "احمد" ہوگا۔ اور جائے سکن "قدون" یعنی قادیان ہوگی۔ اور وہ رشی دنیا کو ایمانی دولت دے گا اس پر بعض باعلم ہندو دوست تو کچھ نہ بولے البتہ قادیان کے چند آریہ سماجی دوست جنہوں نے غالباً ویدوں کا صرف نام ہی سنا ہوا ہے۔ اپنے ایک پنڈت صاحب کو مناظرہ کے لئے لائے اور مناظرہ ہوا۔ مگر اس میں انہوں نے میری پیشکردہ کسی ایک دلیل کو بھی نہ توڑتے ہوئے بار بار یہی کہا۔ کہ احمد اور قدون یہ دونوں لفظ مرکب اور بامعنی ہیں اس لئے یہ علم نہیں ہوسکتے حالانکہ پنڈت جی کا اپنا نام "ترلوک چند" ہے جو مرکب اور بامعنی ہے۔ اسی طرح دیانند۔ اکھل آنند۔ شردھانند۔ گنگاداس متھراداس۔ فضل الرحمٰن عبد الرحمٰن وغیرہ وغیرہ بہت سے نام مرکب اور بامعنی ہیں۔ اور یہ علم بھی ہیں۔

پھر یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ علم وہ ہوتا ہے جو مرکب اور بامعنی نہ ہو۔ بلکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ثابت ہے بہرحال اس مناظرہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ اب صداقت پسند ہندو دوست اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ ویدوں میں احمد اور قادیان کے متعلق اس قسم کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ کے انتظام سے بلدیہ گڑھ میں جو جلسہ ہوا۔ اور جس کے صدر جناب بابو بیراگی چرن صاحب تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ

"ویدوں میں احمد اور قادیان کا ذکر تو ہے۔ مگر کلجگ جبکہ ابھی پورا نہیں ہوا، تو اوتار کیسے آسکتا ہے"۔

پیشتر اس کے کہ میں اوتار کے آنے کے متعلق کچھ عرض کروں۔ قادیان کے آریہ دوستوں اور خاصکر ان کے پنڈت صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بابو بیراگی چرن صاحب کے اس بیان پر غور کریں اور سوچیں کہ صداقت کس طرح حق پسند اصحاب کے دلوں پر اثر کر رہی ہے۔ رہا یہ کہ قادیان میں احمد اوتار کلجگ کے ختم ہونے پر آئیگا۔ یہ بالکل غیر صحیح ہے۔ حضرت کرشن اول گیتا میں فرماتے ہیں "سمبھوامی یگے یگے" یعنی کرشن یگ کے دوران میں آتا ہے۔ نہ کہ یگ کے ختم ہونے پر۔ اب یہ ایک ایسا صاف فیصلہ ہے جس میں کسی کو بھی کلام نہیں۔ کیونکہ کرشن جی خود فیصلہ کر گئے ہیں کہ کلجگ میں آنے والا کرشن کلجگ ختم ہونے سے پہلے یعنی کلجگ کے دوران میں ہی آئے گا۔ نہ کہ کلجگ ختم ہونے کے بعد۔ اور عقلاً بھی اس کی آمد کا وقت کلجگ کے دوران میں ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی آمد کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ کلجگ میں ہونے والی برائیوں کی اصلاح کرے۔ اور بے ایمانی کو مٹا کر ایمانی دولت کلجگ والوں کو دے۔ (گیتا) اب سوچنے کا مقام ہے۔ کہ یہ سب کام تبھی ہوسکتے ہیں۔ جبکہ قادیان میں آنے والا احمد اوتار کلجگ ختم ہونے سے پہلے آئے۔ ورنہ بالکل وہی بات ہوگی کہ ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

پھر قادیان میں آنے والے احمد کی علامات زمانی بھی وید نے بتائی ہیں جنکو میں علیحدہ بیان کروں گا۔ ان سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ قادیان میں آنے والا احمد رشی کلجگ کے خاتمے کے بعد نہیں بلکہ کلجگ کے اس حصے میں آئے گا۔ جبکہ دنیا میں سل۔ تپدق۔ اور طاعون جیسی مہلک وباؤں اور زلزلوں اور جنگوں وغیرہ کی وجہ سے غیر معمولی تباہیاں برپا ہوں گی۔ اس اوتار کے وقت آسمان سے آگ جیسی چمکدار چیز برسے گی جو لوگوں کے دلوں کو ہلا دیگی وغیرہ وغیرہ سو یہ علامات بھی پوری ہوچکی ہیں۔ بہرحال قادیان میں آنیوالے احمد کا وقت دوران کلجگ ہی ہے۔ نہ کہ کلجگ کے ختم ہوجانے کے بعد کا زمانہ

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

موجودہ زمانہ میں نبی کی ضرورت

اور

غیر مبائعین

اخبار "پیغام صلح" ۸ مئی میں ماسٹر صادق علی صاحب پٹیالوی کے ایک مکتوب کی نقل شائع ہوئی ہے۔ جو انہوں نے بقول خود پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا۔ اور پھر پیغام صلح میں شائع کرایا۔ ماسٹر صاحب کو شکایت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پٹیالہ صحیح دلائل سے تہی دستی کے باعث ان اعتراضات کے جواب کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ لیکن یہ کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ میں اس ضمن میں انہیں صرف ایک واقعہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ انہوں نے شیخ ظفر حسن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ کو مولوی حسین احمد صاحب کی دوکان زیر قلعہ مبارک پٹیالہ میں بحث و تمحیص کے بعد خود اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھ کر دی تھی۔ کہ "حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ مگر ان کے نہ ماننے سے کفر لازم نہیں آتا"۔ کیا آپ نے اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اقرار جماعت احمدیہ پٹیالہ کے دلائل سے تہی دست ہونے کی وجہ سے کیا تھا؟

ماسٹر صاحب ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے سو وہ ہم خدا کے فضل سے کرتے رہتے ہیں۔ باقی رہا کسی کا ہدایت پانا۔ سو یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں۔ ماسٹر صاحب لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان غالی گروہ کی طرح حضرت مسیح موعود کے مرتبے میں غلو سے کام لیتی ہوئی جماعت لاہور پر حضرت مسیح موعود کا رتبہ کم کرنے کا الزام رکھتی ہے۔ ورنہ عقیدہ یہی درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنت الہیہ مستمرہ کے مطابق اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں تخلیق عالم کی غرض وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون بیان فرمائی ہے۔ لیکن چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور بسا اوقات وہ شیطانی حملوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے انبیاء و رسل کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ چنانچہ جب کبھی دنیا میں خدا کا کوئی پیغمبر مبعوث ہوا وہ اسی غرض کو لے کر مبعوث ہوا کہ بھولی بھٹکی دنیا کو خدا کے آگے جھکائے۔ اور فراموش کردہ سبق یاد دلائے اگر گزشتہ زمانوں پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر دیکھا جائے۔ تو ہر شخص کو ماننا پڑے گا۔ کہ موجودہ زمانہ بھی نبی کی بعثت کا مقتضی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ نبی مبعوث ہو۔ دیکھئے قرآن مجید میں بعض ایسی قوموں کا ذکر ہے جو سود اکلم تولتی تھیں۔ یا اور افعال شنیعہ کی مرتکب ہوتی تھیں۔ ان قوموں کیطرف مختلف انبیاء مبعوث ہوئے۔ تاکہ انہیں افعال بد سے روکیں۔ اب بالطبع یہ

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب مختلف قوموں میں ایسے اخلاق ذمیمہ مختلف انبیاء کی بعثت کے مقتضی ہو سکتے ہیں۔ تو وہ زمانہ بعثت نبوی کا کیوں مقتضی نہیں۔ جس میں دنیا جہان کے عیوب اور بد اخلاقیاں پائی جائیں۔ میری مراد موجودہ زمانہ سے ہے جس میں بد اخلاقی کے جہنم چاروں طرف دہک رہے ہیں۔ اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو ایسی بھول گئی ہے۔ کہ اس کی نظیر قرونِ سابقہ میں مطلق نظر نہیں آتی۔ خود مولوی محمد علی صاحب نے ایک دفعہ اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ "میں اپنا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ شاید لوگ مجھے مجنون ہی کہیں گے۔ جب میں دین کی بے کسی اور اپنی اور اپنی جماعت کی بیچارگی اور کمزوری کو دیکھتا ہوں۔ اور یہ دیکھتا ہوں۔ کہ جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوئے تھے۔ اس میں ہم نے ابھی کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ تو میرے دل سے بے اختیار دعا نکلتی ہے کہ اے خدا تو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں دوبارہ بھیج دے" (پیغام صلح مجریہ ۹ فروری ۱۹۳۷ء)

ماسٹر صاحب! انسانی فطرت جس ضرورت کو بالطبع محسوس کر رہی ہو۔ اس کا اظہار کرنے کے لئے انسان کسی نہ کسی وقت مجبور ہو جاتا ہے۔ آپ کے امیر صاحب موجودہ زمانہ میں نبوت کی ضرورت کے منکر ہیں۔ مگر فطری جوش کس طرح دبا سکتے ہیں۔ آپ تو محض امتی نبی کی آمد کے منکر ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئیں۔ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ آمد صرف اسی طرح ممکن ہے۔ کہ آپ کے افاضہ روحانیہ سے درجۂ نبوت حاصل کرنے والا۔ آپ کا امتی اور آپ کا غلام مبعوث ہو۔ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں آیت مبارکہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات میں ہوئی۔

پس ثابت ہوا کہ سنت الٰہیہ مستمرہ سے اجراء نبوت ثابت ہے۔

خاکسار۔ امیر عالم پٹیالوی

صنعتی معلومات

شہد کی صنعتی حیثیت اور اس کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہد کے متعلق فرمایا ہے فیہ شفاء للناس یعنی اس میں لوگوں کے لئے شفا رکھی گئی ہے احادیث میں بھی شہد کے مفید ہونے کا کئی جگہ ذکر آتا ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں تو یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے بھائی کی کسی بیماری کا ذکر کیا۔ جو پیٹ سے تعلق رکھتی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے شہد پلاؤ۔ انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ اور شہد پلاؤ۔ انہوں نے پھر پلایا۔ مگر پھر بھی بیماری میں افاقہ نہ ہوا۔ اس پر وہ تیسری دفعہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پہونچے۔ اور عرض کیا۔ شہد سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ۔ اور جاکر اور شہد پلاؤ۔ وہ پھر گئے اور انہوں نے سہ بارہ شہد پلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اجابت کے ذریعہ اس کے پیٹ سے سدے خارج ہوئے۔ اور صحت ہو گئی۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہد کو انسانی صحت کے لئے ایک نہایت مفید چیز خیال کرتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے جو موجودہ علمی اور تحقیقی زمانہ میں تجربات کے ذریعہ ثابت ہو چکی ہے۔

دراصل شہد ایک قدرتی ٹانک ہے جس کا استعمال مردوں۔ عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ اور جوانوں سب کے لئے مفید ہے بشرطیکہ وہ خالص ہو۔

شہد درختوں کے پھولوں۔ گھاس کے پھولوں اور دیگر کئی قسم کے پھولوں کی کھانڈ ہوتی ہے۔ جو پہلے مکھی اپنے پیٹ میں داخل کرتی ہے۔ اور پھر پیٹ کے لعاب کیساتھ ملاکر چھتے کے خانوں میں داخل کر دیتی ہے ان خانوں میں جو مسام وار ہوتے ہیں مکھیاں شہد بھر کر ان کے موہنہ پر موم کا بند لگا دیتی ہیں۔ اور بعد میں زائد پانی اپنی گرمی سے اڑا دیتی ہیں۔ ابتدا ہیں جب مکھیاں شہد لاتی ہیں۔ تو اس میں ۶۰ سے ۹۵ فیصدی تک پانی ہوتا ہے۔ مگر جب مکھیوں کی گرمی سے شہد پک جاتا ہے۔ تو پانی اڑ جاتا ہے۔ اور باقی قوام نہایت خوش ذائقہ اور لذیذ ہو جاتا ہے۔ شہد کا ذائقہ اور شہد کا گاڑھا پن عموماً پھولوں پر منحصر ہوتا ہے۔ اسی طرح شہد کا رنگ زیادہ تر پھولوں کے رنگ پر ہوتا ہے۔ تازہ شہد شربت کے قوام سے گاڑھا ہوتا ہے۔ البتہ پرانے شہد کے رنگ اور ذائقہ میں فرق آجاتا ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ پرانا شہد پرانے گڑ کی طرح رنگت میں سیاہ۔ اور ذائقہ میں کسیلا۔ اور قوام میں سخت ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا استعمال مناسب نہیں ہوتا۔

شہد بڑھاپے میں طاقت دیتا ہے۔ بالوں کو طاقتور اور چمکیلا بناتا ہے۔ اگر گائے یا بکری کے دودھ میں حل کرکے چھوٹے بچوں کو بالالتزام پلایا جائے۔ تو وہ مضبوط اور طاقتور ہو جاتے ہیں۔ شہد سے بھوک بڑھتی ہے۔ آنکھوں کو طاقت آتی ہے۔ جسم میں خون پیدا ہوتا ہے۔ اور کئی قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ مٹھائیاں عموماً پیٹ اور دانتوں کو خراب کرتی ہیں۔ مگر شہد اس نقص سے مبرا ہے۔ اسی لئے طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے عجیب تحفہ ہے۔ شہد کے استعمال سے گردوں کو طاقت آتی ہے۔ حرارت غریزی پیدا ہوتی ہے۔ گلا صاف ہوتا ہے اور قبض دور ہوتی ہے۔ اسی طرح جوڑوں کے دردوں کے لئے۔ ان مردوں اور عورتوں کے لئے جن کو دن بھر بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ تھکاوٹ زدہ انسانوں اور ان بوڑھوں کے لئے جن کے معدے کمزور ہو چکے ہوں۔ یا وہ لوگ جو اپنے پیٹ کو نرم رکھنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے یہ بہترین چیز ہے۔ فولاد۔ چونہ سوڈیم۔ سلفر۔ مینگنیشیا۔ اور فاسفورس وغیرہ اجزاء جو انسانی جسم کی صحت کے لئے ضروری ہیں۔ وہ سب شہد کے اندر پائے جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک عجیب نعمت ہے

خالص شہد کی پہچان کے جو طریق مروج ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

(۱) ایک شیشے کے گلاس میں تھوڑا سا شہد اور پانی ڈال کر دونوں کو حل کرلیں۔ اور اس محلول میں تھوڑا سا ٹکنچر آیوڈین ڈال دیں اگر رنگ تبدیل نہ ہو۔ تو شہد خالص ہے اور اگر تبدیل ہو جائے تو غیر خالص اگر گلوکوس ملاوٹی شہد میں ملایا جائے۔ تو اس کا رنگ پھر سفید ہو جاتا ہے۔

۲۔ روئی کی بتی بناکر شہد میں بھگوئیں۔ اور اسے آگ لگائیں۔ اگر بغیر تڑ تڑ کئے جلے۔ تو شہد خالص اور اگر آواز دے۔ تو سمجھو کہ شہد میں یا تو کسی قسم کی ملاوٹ ہے۔ یا کچا ہے۔

۳۔ گھی۔ دودھ۔ چاول ملاکر اگر ان پر خالص شہد ڈالا جائے۔ تو وہ حل نہیں ہوگا۔ لیکن بناوٹی شہد فوراً حل ہو جاتا ہے۔

۴۔ اسی طرح خالص شہد کو کسی چیز میں ڈال کر آگ سے پگھلائیں۔ تو شہد کا پتاسہ نہیں بنتا۔ لیکن اگر اس میں کھانڈ کی ملاوٹ ہوگی۔ تو بتاشہ بن جائے گا۔ خالص شہد کو جلانے سے بعد میں جو مادہ رہ جاتا ہے وہ لیسدار اور کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ بصورت دیگر راکھ بالکل خشک ہوگی۔ جو موہنہ کی پھونک سے اڑ جائے گی۔

بعض لوگ شہد میں چاک ملا دیتے ہیں۔ اس کا امتحان اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ملاوٹ والے شہد میں سرد پانی ملائیں۔ تو شہد تو گھل جائے گا۔ مگر چاک نیچے ٹھہر جائے گا۔ اگر نمک کا تیزاب ملانے سے جوش پیدا ہو تو بھی چاک کی ملاوٹ سمجھنی چاہئے اگر آیوڈین کا سلوشن ملانے سے رنگ سفید ہو جائے۔ تو نشاستہ اور میدہ کی ملاوٹ ہوگی۔

اگر دو سو درجہ کی حرارت پر شہد کا رنگ مجبوراً سیاہی مائل ہو جائے تو اس میں گوندوں کی ملاوٹ ملی ہوئی سمجھنی چاہیئے۔

پنجاب میں سب سے پہلے ۱۹۰۸ء میں مسٹر لوئیس ڈپٹی لفٹنٹ گورنر نے جدید طریق سے شہد کی مکھیاں پالنے میں دلچسپی لی۔ انہوں نے اس غرض کے لئے ایک ایسوسی ایشن بھی بنائی۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک نہ چل سکی۔ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۸ء تک لفٹنٹ کا نسس محکمہ زراعت میں شہد کی مکھیوں کے سلسلہ میں کام کرتے رہے۔ انہوں نے شملہ کی پہاڑیوں میں سونا در کے مقام پر ایک مکھیوں کی فارم بنائی لیکن وہاں بھی زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔ ۱۹۲۹ء میں محکمہ زراعت کی طرف سے ایک آدمی ٹریننگ کے لئے انگلینڈ بھیجا گیا جس نے واپس آکر مری کی پہاڑیوں میں مکھیوں کی فارم بنائی لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہوئی۔ ۱۹۳۳ء میں اس طرف اور زیادہ توجہ دی گئی اور ایک ریسرچ سکالر کو امریکہ بھیجا گیا۔ اور ۱۹۳۶ء سے شروع میں سہاگر، کے ضلع میں دو شہد کی مکھیوں کی فارمیں کھولی گئیں۔ یہاں تجربہ کے علاوہ باہر سے آنے والے طالب علموں کو شہد کی مکھیوں کے متعلق تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ لائل پور۔ گورداسپور اور کلو میں تجربہ کر کے یہ بھی معلوم کیا گیا ہے کہ کون کون سے پودے شہد پیدا کرنے کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ ان فارموں پر شہد کی اوسط پیداوار فی کالونی دس سے ۱۶ پونڈ ہے۔ سب سے زیادہ شہد جو اب تک حاصل ہو سکا ہے وہ ۲۰۴ پونڈ فی کالونی ہے۔ محکمہ زراعت لائل پور اور محکمہ امداد باہمی اس سلسلہ میں زمینداروں کی مناسب

نتیجہ جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان

بابت ۱۳۱۹ ہش کل نمبر ۱۰۴۰

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ		
عبد العزیز گجراتی	۵۵۴	فضل الٰہی بشیر	۶۸۰ دوم میزان میں
منیر احمد دینش	۴۸۷	محمد یعقوب	۵۵۲
عبد الوہاب خان	۴۴۸	نصیر الدین احمد حامد	۵۷۰
محمد شریف	۵۶۶	بشیر الدین	۵۳۵
محمد خطیب	۵۱۲	عبد الرحیم [illegible]	۵۶۳
محمد امین خان	۵۲۱	غلام رسول جوش گجراتی	۴۰۹
غلام باری	۷۱۲ اول میزان میں	محمد حسین تحسین	۴۶۹
محمد احمد افغان	۵۰۰	عبد الرشید ارشد	۴۸۱
جلال الدین قمر	۵۷۴	ناصر الدین	۶۱۶
		نور الدین	۴۷۵

(نظارت تعلیم و تربیت)

الوداعی دعوت

چوہدری ممتاز بی صاحب سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کے تبدیل ہونے پر مجلس خدام الاحمدیہ جہلم نے ان کے اعزاز میں ایک الوداعی ٹی پارٹی دی جس میں علاوہ ممبران مجلس کے چند ایک جماعت کے بزرگ بھی مدعو تھے اس موقعہ پر چند ایک ممبران نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب نے استقلال سے کام کیا۔ اور نہایت چست نوجوان تھے۔ ان کے عملی نمونہ نے دوسروں پر بہت اچھا اثر کیا۔ چوہدری صاحب باوجود اپنی مصروفیتوں کے ہر وقت مجلس کے کاموں کا خیال رکھتے تھے مجلس کے ممبروں نے ان کی تبدیلی کو بہت محسوس کیا ہے۔

ان تقاریر کے اختتام پر چوہدری صاحب نے رقت آمیز لہجہ میں جواباً مختصر سی تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ میں ان تعریفی کلمات کا اپنے آپ کو اہل نہیں پاتا۔ اور ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ دعا کریں۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت احمدیت کی توفیق عطا کرے۔ خاکسار منصار احمد

خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اس وقت پنجاب میں قریباً پانچ سو چھتوں میں جدید طریقہ سے مکھیاں پالی جا رہی ہیں۔ محکمہ کے افسران ان چھتوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے اور ضروری ہدایات دیتے رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں بڑے بڑے میلوں پر شہد کی مکھیوں کی نمائش بھی کی جاتی ہے۔

رہنمائے مرغی خانہ

سردار ہری سنگھ صاحب افسر کی ادارت میں سرگودہا سے ایک نہایت مفید ماہوار رسالہ بنام "رہنمائے مرغی خانہ" گزشتہ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ جس میں ڈیری فارم۔ مرغی خانہ صنعت و حرفت۔ دیہات سدھار۔ بھیڑ بکریوں کی پرورش اور شہد کی مکھیوں وغیرہ سے متعلق مفید مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اپریل کا رسالہ "شہد نمبر" بالخصوص بہت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ شائقین مرغی خانہ اور کم سرمایہ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس رسالہ کو خرید کر فائدہ اٹھائیں چندہ سالانہ صرف تین روپے ہے ملنے کا پتہ :- دفتر رسالہ رہنمائے مرغی خانہ بلاک نمبر ۱۲ سرگودہا پنجاب)

تلاش گمشدہ

مسمی محمد عالم ولد غلام حسین عمر بارہ سال گندم گون جس کے اوپر والے جبڑے میں دائیں طرف ایک دانت کی دو شاخیں ہیں سابق وطن داسو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات حال قادیان دار الشیوخ سے کہیں چلا گیا ہے۔ جس دوست کو ملے قادیان میں خاکسار کے پاس بورڈنگ تحریک جدید میں پہنچا دیں۔ خاکسار محمد دین ملازم بورڈنگ تحریک جدید قادیان

پنشن کمیوٹ کرانا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تجویز کو منظور فرما چکے ہیں۔ کہ جو موصی اپنی پنشن کا کوئی حصہ کمیوٹ کرائے۔ وہ اس کی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سیٹ مفت حاصل کرنے کا نادر موقعہ

جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سیٹ جس کی قیمت مبلغ پچیس روپیہ ہے۔ مفت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے یہ سہولت مہیا کی ہے کہ اگر وہ حضور علیہ السلام کی ستر کتب کے سیٹوں سے دس خرید ار بنا دینگے تو انہیں ایک سٹ مفت دیا جائیگا شائقین جلد سے جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۵ مئی۔ ڈچ کمانڈر انچیف نے ایک براڈ کاسٹ میں کہا ہے۔ کہ ہمارے لئے ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ ہمارے سپاہیوں نے بے مثال جرأت سے کام لیا۔ مگر انہیں لڑائی کے جدید طریقوں کا سامنا تھا۔ جن کے مقابلہ میں دلیری بے کار تھی۔ انہیں جرمنی کی زبردست ہوائی طاقت کے ہاتھوں تباہی کا خطرہ تھا۔ بلکہ شہریوں کو بھی۔ اس لڑائی میں چار لاکھ ڈچ سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ نئے وزیر جنگ مسٹر ایڈن نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے ایک نیشنل فورس قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اس امر کی نگرانی کریگی کہ ہمارے دفاعی استحکامات کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔ اس فورس کے دستے قصبات اور دیہات میں تعینات کئے جائینگے تا جرمن سپاہی ہوائی چھتریوں کے ذریعہ نہ اتر سکیں۔

روم ۱۵ مئی۔ حکومت اٹلی اپنی فرانسیسی سرحد پر نہایت سرعت کے ساتھ قلعہ بندیاں قائم کر رہی ہے۔ اس علاقہ میں فوج بھی بہت کافی جمع کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ لڑائی کے بارہ میں آج فرانسیسی حکومت نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ نامو کے علاقہ سے شروع ہو کر سیڈان تک کھلے میدان میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ موٹر فوجیں اور ہوائی جہاز اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ لڑائی کہاں کہاں اور کس ڈھنگ سے ہو رہی ہے۔ اب یہ لڑائی مورچوں کی نہیں رہی۔ بلکہ اس علاقہ میں جسے بلجیم کا دل کہا جا سکتا ہے۔ کھلے میدانوں میں ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجیں اس لڑائی میں بہت ماہر ہیں۔ اور وہ دشمن کے پیچھے سے حملے کر کے اسے سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ کل رات اتحادی ہوائی جہازوں نے رائن کے مشرق میں بم برسائے۔ اور ان سڑکوں اور ریلوے لائنوں کو نقصان پہنچایا۔ جن سے جرمن فوجوں کو امداد پہنچ رہی ہے۔ کئی بم نشانہ پر بیٹھے اور بہت نقصان پہنچایا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے اتنا بڑا حملہ پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔

لیج کے قلعہ کی بلجین فوج تا حال جرمنوں کے مقابلہ پر ڈٹی ہوئی ہے۔ آج شاہ بلجیم نے ان کو پیغام بھیجا ہے کہ بہادری سے لڑتے جاؤ میں تمہاری بہادری پر فخر کرتا ہوں۔ سوئٹزرلینڈ سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔

روم ۱۶ مئی۔ اٹلی کی تازہ خبر یہ ہے کہ روم کے کالجوں کے انگریز لڑکے واپس چلے گئے ہیں۔ سکاٹ لینڈ اور کینیڈا کے جو طلباء روم میں تھے۔ وہ بھی واپس جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ دشمن کے آدمیوں کے خلاف احتیاطی کارروائیوں میں شدت پیدا کر دی گئی ہے اور ۱۶ سے ۶۵ سال تک عمر کے تمام جرمنوں اور آسٹریوں کو نظر بند کر دیا گیا ہے نیوزی لینڈ میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے

نیویارک ۱۶ مئی۔ امریکن پریس نے جرمنی کو بہت کھری کھری سنائی ہیں۔ ہیرلڈ ٹربیون نے لکھا ہے کہ امریکہ کو فوراً جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہیئے۔ یوراگوئے کی حکومت نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ امریکہ کی سب ریاستیں مل کر جرمنی سے شکایت کریں۔ کہ اس نے ڈنمارک۔ ہالینڈ اور بلجیم پر کیوں حملہ کیا ہے۔ ۱۲ ریاستوں نے اس تجویز کو مان لیا ہے۔ جن میں یونائیٹڈ سٹیٹس کی حکومت بھی شامل ہے۔

بمبئی ۱۶ مئی۔ کل بجے کوٹ کے پاس فرنٹیر میل کی مال گاڑی سے ٹکر کی خبر دی جا چکی ہے۔ اس میں ۱۹ اموات اور ۷ مجروح ہوئے۔ دونوں ڈرائیور زخمی گئے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

دہلی ۱۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لڑائی کے زمانہ میں گورنر جنرل۔ گورنروں۔ کمانڈر انچیف۔ انڈیمان اور نکوبار کے گورنروں راجوں مہاراجوں نیز بڑے بڑے بحری اور ہوائی افسروں کو توپوں کی سلامی نہیں دی جائیگی۔ ہاں اگر گورنر جنرل یا کوئی گورنر نیا آئے۔ یا پرانا جائے۔ تو اسے دی جائیگی۔ ملکہ معظم کے یوم پیدائش پر بھی توپوں کی سلامی نہیں دی جائے گی۔

شملہ ۱۵ مئی۔ حکومت ہند نے حکم دیا ہے۔ کہ جنگی سامان۔ اسلحہ۔ کیمیائی اشیاء دھاتیں اور مشینری وغیرہ ہندوستان سے باہر نہیں بھیجی جا سکتی۔

سیالکوٹ ۱۵ مئی۔ اس ضلع نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کو ایک ہوائی جہاز پیش کیا جائے۔ اس کے لئے فوری طور پر گیارہ ہزار روپیہ بھی جمع ہو گیا۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ جرمنی نے مان لیا ہے۔ کہ کل رات رائن کے مغربی علاقہ میں۔ رائل ایئر فورس کے جہازوں نے سخت حملے کئے۔ لورین میں بھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ شہر برسلز کے پورب میں ہے۔ اور یہاں بلجیم کی یونیورسٹی ہے۔ جرمن ماسٹرنٹ کے مقام پر نہر البرٹ کو پار کر کے برسلز کی طرف بڑھ رہے تھے کہ اتحادی افواج نے ان کو روک دیا۔ جس طرح گزشتہ جنگ میں برسلز پر قبضہ کے لئے سخت لڑائی ہوئی تھی۔ اسی طرح اب ہو رہی ہے۔ وہاں جو توپیں چل رہی ہیں۔ ان کی آواز جنوبی انگلینڈ میں سنائی دیتی ہے۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ نامور اور سیڈان کے درمیانی علاقہ میں ہماری فوجیں نئے مورچوں پر پہنچ گئی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے جرمنوں نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ وہ سیڈان کے پاس میجنو لائن کو توڑ کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے۔ یہ لائن سیڈان تک پہنچتی ہی نہیں۔ بلکہ بیس میل پرے ہی ختم ہو جاتی ہے اس لائن کو کسی مقام پر بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ ۱۹۱۴ء میں جرمن ایک ماہ کی لڑائی کے بعد ہی پیرس سے بیس میل کے فاصلہ پر جا پہنچے تھے اس وقت بلجیم کے قلعے ایسے مضبوط نہ تھے۔ کہ نئے زمانہ کی توپوں کے سامنے زیادہ دیر ٹھہر سکتے۔ اس لئے جرمنوں نے ان پر قبضہ کر لیا تھا۔ اتحادیوں کے پاس کافی گولہ بارود بھی نہ تھا ٹینک اور موٹریں نہ تھیں۔ سامان جنگ گھوڑوں پر لایا جاتا تھا۔ ہوائی جہاز جو تھوڑے بہت تھے۔ وہ صرف دیکھ بھال ہی کر سکتے تھے۔ مگر اب بلجیم کے پاس نئے آلات حرب ہیں۔ آپ ہی آپ چلنے والی توپیں ہیں اتحادیوں کے پاس بھی اب گولہ بارود بہت ہے۔ اور اسے بہت جلدی جلدی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں بھی شروع میں جرمنوں کو فتح ہوئی تھی۔ مگر آخر کار وہ ہار گئے۔ بے شک آج جرمنی کی ہوائی طاقت قدرے زیادہ ہے مگر گزشتہ ایک ہفتہ کی جنگ میں یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اتحادی ہوائی جہاز بھی جرمن جہازوں جیسی پھرتی کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں۔ آج جرمنی کے پاس پٹرول بھی اتنا نہیں۔ کہ وہ اندھا دھند خرچ کر سکے

ترکی میں جو اطالوی آباد ہیں۔ وہ وہاں سے نکل رہے ہیں۔ مصر میں اطالوی کمپنیاں بند ہو رہی ہیں۔ اٹلی سرکاری طور پر یورپ کے اخبار کو تنا یوں لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اطالوی افسر اس کوشش میں ہیں۔ کہ اطالوی لوگوں میں اتحادیوں کے خلاف جذبہ پھیلا رہے تا جب حکومت دیکھے۔ کہ لڑائی میں شریک ہونے میں اسے فائدہ ہے۔ تو وہ جھٹ فائدہ اٹھا سکے۔

ہندوستان کی بعض فرموں کو جنگ کے لئے گولہ بارود تیار کرنے کے لئے آرڈر دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۶ مئی۔ آج پولیس نے سات خاکساروں کو گرفتار کیا۔ جو بازاروں میں پریڈ کرتے تھے۔

وی۔ پی ضرور وصول کر لئے جائیں

یورپ میں جوں جوں جنگ شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اخباری کاغذ کی قیمت بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اس طرح مالی مشکلات میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں جہاں احباب کا یہ فرض ہے۔ کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ قیمت کی وصولی کے لئے جو وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ ضرور وصول کر لئے جائیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں عظیم الشان انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ اور وہ جماعت جو دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ رونما ہونے والے ضروری حالات سے بھی آگاہ رہے۔ جس کا آسان طریق "الفضل" کا مطالعہ ہے۔

اشتہار تقسیم نمبر مقدمہ 78/31 سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت جناب سردار گوربخش سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوئم راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

بمقدمہ سردار میر ہزار خان ولد سردار نوجیلی خان ذات مزاری بالاچانی سکنہ کوٹ کرم خان ریاست بہاولپور۔

بنام

حمل خان۔ سرفراز خان پسران فوج علی خان اقوام بالاچانی سکنہ کوٹ کرم خان ریاست بہاولپور۔ نور احمد خان ولد کرم خان۔ پائند خان۔ در محمد خان۔ محمد اشرف خان۔ عالم گیر خان پسران گل محمد خان اقوام مزاری بالاچانی سکنائے کوٹ کرم خان ریاست بہاولپور۔ بشکر خان ولد یار محمد خان سکنہ روجھان سوار بارڈر ملٹری پولیس پوسٹ شیخ والہ۔ علی محمد خان ولد محمد یار خان بہادر خان ولد علی بخش خان۔ شمس الدین خان۔ خالقداد خان۔ جہانگیر خان پسران علی بخش سکنائے روجھان مسئول علیہ ۱۰ دفعدار بارڈر ملٹری پولیس پوسٹ بارہ مسئول علیہم ۱۱ پوسٹ دلبر۔ محمد عالم خان ولد علی محمد خان دفعدار بارڈر پولیس پوسٹ دلبر فتح الدین خان۔ سخاوت الدین خان پسران فیروز الدین خان۔ صادق محمد خان ولد منوں خان اقوام مزاری بالاچانی سکنائے کوٹ کرم خان ریاست بہاولپور

درخواست برائے تقسیم اراضی خسرہ جات نمبر ۱۱۵۶ وغیرہ

کھتونی ۵۸۲ تا ۶۱۵ کھاتہ ۱۶ مندرجہ جمعبندی ۳۶-۱۹۳۷ء

موضع واہ ماچکہ برقبہ ۲۶۹۷ کنال ۱۱ مرلے زیر دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء

ہرگاہ مدعی نے درخواست واسطے تقسیم اراضی بالا عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ اور مقدمہ کی سماعت کے لئے ۳۰ ۵/۴۰ بمقام روجھان پیشی رکھی گئی ہے۔ لہذا آپ جملہ مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار مطبوعہ اخبار مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ مذکور پر حاضر عدالت ہذا تاریخ مذکور پر بمقام روجھان آکر اگر کوئی عذر ہو تو پیش کریں اور پیروی مقدمہ ہذا کریں۔ ورنہ عدم حاضری میں کارروائی یکطرفہ ہوگی۔

آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔ ۱۰ ۵/۴۰

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس مسٹر اے لینرس صاحب بہادر پی۔ سی۔ ایس جج باختیارات مطالبہ خفیفہ لدھیانہ

۱۱ فرم کے۔ ایل۔ تلوار اینڈ برادرس لدھیانہ بذریعہ مسٹر رام آسرا مالک و کارکن فرم مذکور۔ مدعی

بنام

کے۔ عبد الکریم عثمان اینڈ کمپنی بذریعہ کے۔ عبد الکریم عثمان مالک و کارکن احمد نگر ضلع خاص۔ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ -/25 روپے

بنام مدعا علیہ مذکورہ بالا

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں سمن بنام مدعا علیہ جاری کئے گئے تھے لیکن مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونے میں نہیں آتی۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی عام مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا مورخہ ۳۰ ۵/۴۰ کو بذریعہ وکیل یا مختار یا اصالتاً حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے ۳۰ ۴/۴۰ کو جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)